وابستہ رہے آپ کئی دقیع کتابوں کے مصنف موءلف تھے ان میں مشہور کتاب ''سنن ابن ماجہ'' پر تحقیقی شرح ''ماتمس الیہ الحاجہ'' اور اردو زبان میں ابن ماجہ اور علم حدیث ہیں اسکے علاوہ بھی مختلف موضوعات پر آپ کے رشحات قلم سے مقالات و مضامین مصنہ شہود پر آئے۔ آپؒ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے درجہ تخصص فی الحدیث کے کئی سالوں تک بحیثیت مشرف و نگران رہے۔ اس کے علاوہ ملک کی ممتاز یونیورسٹیز میں آپ نے گراں قدر علمی خدمات سرانجام دیں۔

علم و فضل کی مختصر مجلس حضرت نعمانیؒ کی جدائی سے اور بھی سمٹ گئی ہے۔ آپ بقیۃ السلف اور یادگار اسلاف تھے۔ باوجود ضعف و پیرانہ سالی چہرے کی چمک دمک انتہائی دلکش تھی افسوس کہ گلستان علم و فضل کا مہکتا گلاب اور آسمان تحقیق و تدریس کا بدر کامل بھی افق فنا میں غروب ہو گیا۔ دیکھو جسے ہے راہ فنا کی طرف رواں تیرے محل سرا کا یہی راستہ ہے کا؟

حضرت مولانا مفتی محمد ولی درویشؒ کا سانحہ ارتحال

جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے جلیل القدر استاد اور علمی و دینی حلقوں میں معروف شخصیت حضرت مولانا مفتی محمد دل درویشؒ صاحب گزشتہ دنوں عالم اسلام کے اسلامی انقلابی ہیڈ کوارٹر قندہار میں حرکت قلب بند ہو جانے سے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد کو سوگوار چھوڑ کر اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم عمر بھر جامعہ بنوری ٹاؤن سے وابستہ رہے۔ اور محدث عصر مولانا بنوری قدس سرہ کی شاگردی اپنانے کے بعد انہی کے ہو گئے۔ اور تادم واپسیں اپنے مادر علمی بنوری ٹاؤن میں تدریس اور نظامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اسی عرصہ میں ہزاروں طلبہ نے آپ سے اکتساب علم کیا۔ نظم و نسق میں پورے کراچی میں آپ کا ثانی نہیں تھا۔ زمانہ طالب علمی میں راقم کی خوش نصیبی تھی کہ آپکی توجہات اور کڑے ڈسپلن کے زیر سایہ ان کے ہاسٹل (قدیمی دار الاقامہ) میں رہا۔ وہیں انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ لیکن اس وقت انہیں بہت سخت گیر اور اصول پسند پایا بعد میں جب الحق کی ادارت کی بھاری ذمہ داریاں اس ناکارہ اور خاکسار کے کاندھوں پر پڑیں اور الحق میں مستقل خامہ فرسائی کی سعی کرنے لگا، تو آپ کی سخت گیر شخصیت ایک مشفق ہستی کی صورت میں نمودار ہوئی۔ ہمیشہ ہی میری

سرپرستی فرماتے رہے۔

اٹھتے جاتے ہیں اب اس بزم سے ارباب نظر گھٹتے جاتے ہیں میرے دل کو بڑھانے والے

شعر وادب کے ساتھ آپ کو خصوصی دلچسپی تھی بلکہ خود بھی بہترین شاعر تھے۔
اور درویش انکا تخلص تھا' ہمارے استاد مولانا محمد ابراہیم فانیؔ صاحب مدظلہ کے ساتھ شعر وادب ہی کے حوالے سے خصوصی تعلق رہا۔ تدریس وافتاء کے علاوہ کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں بعض پشتو زبان میں بنام دپیغمبر مونز' القول السدید شائع ہو چکے ہیں اور بعض اردو زبان میں بنام فقہی پہلیاں وغیرہ منظر عام پر آچکی ہیں۔

فتح کابل کے موقع پر آپ کیساتھ سفر میں اتفاقاً رفاقت نصیب ہوئی اس سفر میں میرے مشفق اور مربی استاد حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع شہیدؒ بھی ہمراہ تھے پورے سفر میں آپکے علمی نکات پر برجستہ اشعار اور برمحل لطائف سے طویل سفر کی تھکاوٹ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اور کابل میں تین چار دن تک آپکے ساتھ رہنے کا موقعہ ملا۔ آپکی وفات سے ایک ہفتہ قبل میں والد صاحب مدظلہ کے ساتھ مادر علمی بنوری ٹاؤن حاضر ہوا۔ تو آپکے بارے میں خصوصی طور پر دریافت کیا بد قسمتی سے جلدی میں آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ابھی اسی کا افسوس کر رہا تھا کہ آپکی وفات کی خبر نے ہلا کر رکھ دیا۔ افسوس کہ جنازے کی اطلاع بروقت نہ مل سکی۔ اور یوں آخری دیدار سے بھی محروم رہا۔

مرحوم نے واقعی صفتِ درویش کے مصداق درویشانہ زندگی گزاری۔ جہاد سے خصوصی دلچسپی تھی کئی محاذوں پر آپ خود بھی شریک ہوئے تحریک طالبان پر آپ تن من اور دھن سے فدا تھے۔ مرنا بھی اسی جہادی سرزمین میں نصیب ہوا۔

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر عمر بھر کی بے قراری کو قرار آہی گیا

ادارہ الحق اور دارالعلوم حقانیہ مولانا مرحومؒ کے پسماندگان اور جامعہ العلوم الاسلام کے مدرسین و طلبہ اور ارباب اہتمام کیساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ع آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔